# TAMSAAL

تمثال

Vol 2, Issue 2 July-Dec,2023

www.tamsaal.pk tamsaalurdu@gmail.com

**محمد رفیق**

اسکالر پی ایچ۔ڈی اردو، جامعہ کراچی

## اردو میں نثری نظم کا آغاز: خصوصی مباحث

**Muhammad Rafiq**

Scholar Ph.D Urdu, University of Karachi

## Beginning of Prose Poetry in Urdu: Special Discussions

It is very necessary that along with the changes in old system new experiences should be included in such a way that it should look like part of our culture. Some time we feel that old forms and structures are insufficient for our poetic expression thus we express our poetic thought in new forms and new structures. It is possible that reader is impressed by expression of our poetry in new form. So there should't be any restriction on expressing our selves in new form in our poetry. As far as urdu poetry is concerned it has such a wide canvas that you can express all kind of thoughts in it. Dr Iqbal's poetry can be a good example. We can include western forms and structures from western poetry but it is not possible to except western culture the way it is. By doing so there are chances that we may loose our own cultural values.

**Keywords:** necessary, structures , poetry, western culture

**کلیدی الفاظ:** نظم، نثری نظم، روایت

انور سن رائے نے مبارک احمد سے ایک ملاقات کے دوران نثری نظم کے بانی کے بارے میں سوال کیا یہ ملاقات '' شاعر میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں دو باتیں قابل توجہ ہیں۔ مبارک احمد نے اس سوال کے جواب کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے پروز پوئم کی طرف آنے کی ضرورت کیوں اورکیسے محسوس کی کہ وہ نظم معراء اور آزاد نظم لکھتے رہے ہیں ۔

"اس کے بعد واقع ہوا کہ عباس اطہر کا مجموعہ دن چڑھے دریا چڑھے، چھپا جس کے آخر میں چار پانچ نظمیں وزن سے خارج تھیں۔ میں نے اس مسئلہ پر عباس اطہر سے بات کی لیکن وہ معصر تھے کہ نظمیں وزن میں ہیں۔ بعد میں میں نے محسوس کیا جو نظمیں وزن میں ہیں اور جو وزن سے خارج ہیں لیکن تاثیر کا کوئی فرق نہیں میں نے محسوس کیا کہ ہم میٹر سے نجات حاصل کر کے زیادہ آسانی سے اپنا اظہار کر سکتے ہیں اور اپنے تجربے کو مسخ ہونے سے بچا سکتے ہیں میرے ذہن میں یہ تصور مغرب سے نہیں آیا کہ پروز پوئم ہونی چاہئے اس سے پہلے محمد سلیم الرحمن نے پانچ چھ نظمیں لکھیں جو سویرا میں شائع ہوئیں لیکن میں نے ان کا کوئی تاثر نہیں لیا۔ "1

اگر نثری نظم کے بانی مبارک احمد ہیں تو ہم ان کے اپنے دیئے ہوئے حوالے سے ان دو شاعروں کو کس مقام پر رکھیں گے۔ کیونکہ سلیم الرحمن بقول مبارک احمد پانچ نثری نظمیں لکھ چکے تھے اور اس سے پہلے عباس اطہر بھی نثری نظمیں لکھ چکے ہیں۔ اگر بانی نثری نظموں کے مجموعہ لکھنے والے کو کہا جاتا ہے۔ تو ادب میں آزاد نظم اور نظم معرفی کے بانی ہونے میں بھی شکوک پیدا ہو سکتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ پروز پوئم کی قیادت کے جھگڑے کے بارے میں آپ کیا کہیں گے اس میں بھی خود انہی کے اپنے بیان سے ان کے بانی نہ ہونے کی تصدیق بھی ہو جاتی ہے مبارک احمد کی پہلی نثری نظم میں اپنی آنکھیں کھلی رکھتا ہوں زمانہ عدالت نہیں ( لاہور نئی مطبوعات ۱۹۶۵ء صفحہ ۸ میں شائع ہوئی اور بانی ہونے کی بحث میں تذکرہ کرتے ہوئے احمد ہمیش کے بارے میں کہتے ہیں۔

احمد ہمیش میرا خیال ہے شاید ہی اس نے اب تک کوئی نثری نظم لکھی ہو ۶۳ میں میری ان سے لاہور میں ملاقات ہوئی انھوں نے نظمیں سنائی جو بحر سے خارج تھیں وہ میرے دوست تھے انھوں نے اعتراف کیا کہ ان کی نظمیں بحر سے خارج ہیں اور کہا کہ اب وہ ان نظموں کے بارے میں کہا کریں گے کہ ان کے ذاتی اوزان کے مطابق ہیں۔ ۱۹۷۵ء میں قمر جمیل نے مجھے بتایا کہ احمد ہمیش ۱۹۷۱ء میں جب انڈیا سے واپس آئے تھے تو انہیں آزاد نظم کہہ کر سنایا کرتے تھے اس پر قمر جمیل نے ان سے کہا کہ وہ انہیں نثری نظم یا پر وز یو تم کہا کریں تب سے انہوں نے اسے پروز پونم کہنا شروع کیا ۔ "۲

اس پورے اقتباس سے جو بات کھل کر سامنے آئی وہ یہ ہے کہ احمد ہمیش ۱۹۶۳ء سے نثری نظمیں لکھ رہے تھے گو کہ اس وقت تک نثری نظموں کو نثری نظم " کا نام نہیں دیا گیا تھا مگر احمد ہمیش جو کچھ لکھ رہے تھے وہ نثری نظم ہی تھی ۔ میں اپنی آنکھیں کھلی رکھتا ہوں جو اولیت کا درجہ رکھتی ہے وہ ۱۹۶۵ء کی ہے۔ احمد ہمیش کا نام نثری نظم کے حوالے سے ابتدائی نظم نگاروں میں لیا جاتا ہے۔ ان کی نثری نظمیں بہت سوں سے بہت بہتر ہیں۔ ابھی تک ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ۱۹۶۳ء میں نثری نظمیں لکھیں لہذا یہ بات ثابت ہوگئی کہ عباس اطہر سلیم الرحمن اور احمد ہمیش مبارک احمد اور قمر جمیل سے پہلے نثری نظمیں لکھ چکے تھے۔

" ۱۹۶۰ ء اور ۱۹۶۳ء سے بلکہ اس سے بھی پہلے سے اس کی ایسی نظمیں پڑھنے اور سننے کے عذاب اور ثواب سے گزر رہا ہوں جو سرسری نگاہ میں ایک کارستانی نظر آتی ہیں۔ میں جب بھی پلٹ کر دیکھتا ہوں تو اس کے نقش قدم پر بہت سوں کو اپنی منزلیں دکھائی دے گئیں۔ جسے دیکھو وہ مدعی ہے کہ یہ ہیت اس کی ایجاد ہے مگر احمد ہمیش کی شخصیت اپنی کلیت میں اس بات کا مضبوط ثبوت ہے کہ وہ شاعری ہو کہ افسانہ جہاں سے یہ جدیدیت کے نام پر پروان چڑھے یا بر باد ہوئے یہ موصوف اولین مجرم ہیں۔"۳

اس سے قبل بھی میں نے ادب لطیف اور نثری نظم کی ابتدا کی حوالے سے اپنے ایک باب میں تمام تفصیلات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے اور اگر نظر ابتدائی نثری نظموں پر ڈالی جائے تو اولیت کا درجہ " جوش کو ملتا ہے۔ اس بات میں میں اولیت سے زیادہ نثری نظم کو تحریک کی صورت میں پیش کرنے اور اس کو متعارف کرنے والوں پر بحث زیادہ مناسب سمجھوں گی۔ میری اپنی تحقیق کے مطابق بہت سے نثری نظم نگار موجود ہیں جنہوں نے بہت اچھی اور پائے کی نثری نظمیں لکھیں مگر تحریک کے حوالے سے تم جمیل کا نام سب سے زیادہ معتبر ہے جس طرح آزا نظم کے لئے راشد کا نام لیا جاتا ہے اس طرح نثری نظم کے حوالے سے قمر جمیل کا نام لیا جا سکتا ہے۔ قمر جمیل قمر جمیل چونکہ نظم اور غزل میں شاعری کرتے تھے اور شاعری کے تمام رموز و قواعد سے مکمل آگاہی رکھتے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے نثری نظمیں لکھیں۔ مبارک احمد کی نثری نظموں میں وہ پختگی نہیں جو تر جمیل کے ہاں ہے بلکہ ان سے بہت بہتر نثری نظمیں شائستہ حبیب، کشور، ناہید اور فاطمہ حسن کے ہاں نظر آتی ہیں۔ قمر جمیل نے اس تحریک کو آگے بڑھانے کے لئے صرف نثری نظمیں ہی نہیں لکھیں بلکہ انہوں نے نثری نظم کی اس تحریک کی حمایت میں بہت کچھ لکھا جو مختلف رسائل میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہا اور اس تحریک کی مخالفت کا زور کم ہوتا گیا۔ حتی کہ کراچی میں انہوں نے اپنے گرد ایسا حلقہ بنالیا تھا کہ وہ شاعر جو نثری نظم کے شدید مخالف تھے وہ نثری نظم کی طرف مائل نظر آنے لگے۔ بلکہ قمر جمیل نے ان سے بھی نثری نظمیں لکھوائیں۔ جس انداز سے قمر جمیل نے نثری نظم کی تحریک کو آگے بڑھایا اس کے لئے ان کی کتاب " جدید ادب کی سرحدیں جو حال ہی میں شائع ہوئی اس کا مطالعہ بے حد ضروری ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ قمر جمیل جیسے پختہ قلم کار نے نثری نظم پر کتنی تحقیق کی وہ ایک منجھے ہوئے شاعر اور فنکار تھے۔ لہذا انہوں نے سطحی انداز میں نثری نظم کی حمایت کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ وہ اس کی گہرائی تک گئے چونکہ شاعری کے اسرار و رموز سے واقفیت رکھتے تھے۔ لہذا

وہ لوگ تو نثری نظم کے خلاف تھے انہوں نے دلائل سے ان کو قائل کرنے کی کوشش کی میں نے اپنے ایک باب میں اس طرف اشارہ کیا تھا کہ اگر نثری نظم کو زندہ رکھنا ہے تو ایسے نامور شاعروں کو اس کی طرف قدم بڑھانا چاہیے جو نظم و غزل دونوں کے نامور شاعر ہوں ایسے شاعر جنہیں شاعری کی ابجد کا بھی علم نہیں اگر وہ نثری نظم نظمیں لکھ کر اسے شاعری کہنا شروع کر دیں تو ایسی شاعری قدیم دور میں بھی گلی کوچوں میں کی جاتی تھی مگرا سے شاعری تسلیم نہیں کیا گیا۔

" اگر نثری نظم کو کوئی مقام ادب میں دیا گیا تو نثری نظم کے محرک قمر جمیل کا نام نثری نظم کی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ "۴

قمر جمیل نے نثری نظم کے بانی ہونے پر تبصرہ کرتے ہوئے کیا کہا۔

"میرے نزدیک کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ بانی ہونا کمال کی بات نہیں اچھا شاعر ہونا کمال کی بات ہے بانی ہونا کوئی اعزاز کی بات نہیں ہے اگر آپ شاعر اچھے ہیں تو ساری دنیا آپ کو اپنے ہاتھوں پر اٹھائے گی یہ خواہ مخواہ کا جھگڑا تھا ایک نے کہا کہ میں بانی ہوں دوسرے نے کہا میں باقی ہوں تیسرے نے کہا میں باقی ہوں گو یابانیوں کی جنگ ہونے لگی میری نگاہ میں اسکی کوئی اہمیت نہیں یہ فضول بحث ہے اس سے نہ کوئی فائدہ ہوا ہے نہ کوئی ہوگا۔"۵

میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتی کہ بانی ہونا کوئی فخر کی بات نہیں۔ مگر جب تک نثری نظم اور نثر لطیف کے فرق کو نمایاں نہیں کیا جا تا ہم بانی ہونے کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ میں تمام تر کوشش کے باوجود بھی نثر لطیف کے

ابتدائی نمونوں میں محسن لطیفی کی شعر منثوراور جوش کی نظر لطیف "کو ہی نثری نظم کی ابتد ا تسلیم کرنے پر مجبور ہوں۔ کیوں کہ آج کی نثری نظم کے تمام لوازمات ان میں موجود ہیں پھر بانی تو وہ ہوئے اب بانی ہونے کا دعوی کرنے والے خواہ مخواہ خود کو اور دوسروں کو بھی الجھن میں ڈال رہے ہیں ۔

یوں نثری نظم کے بانی ہونے کا قصہ تو ختم ہو گیا۔ رہا سوال اس تحریک کا تو تحریک کے حوالے سے قمر جمیل کا نام معتبر ہے ۔مگر جنگ مڈویک میگزین کے انٹر ویو ۱۲ جولائی ۲ء میں قمر جمیل نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ میں نے نثری نظم کا کھیل ہی ختم کر دیا۔

"جب ہر طرف نثری نظم کی باتیں ہونے لگیں تو مجھے بہت غصہ آیا میں نے کہا کہ کمال ہے نثری نظم کا آغاز ہم نے کیا اور دوسرے بانی بن کر بیٹھ گئے میں نے کہا کہ میں آج اس کا کھیل ہی ختم کر دوں گا میں نثری نظم لکھنی ہی چھوڑ دوں گا۔ مجھے معلوم تھا کہ بھارت اور پاکستان میں کوئی نثری نظم نہیں لکھے گا چنا نچہ ایسا ہی ہوا میں نے نثری نظم چھوڑی تو دوسروں نے بھی چھوڑ دی۔ حقیقت یہی ہے جو میں عرض کرتا ہوں میرے بعد کون نثری نظم لکھتا کسی میں دم تم نہیں تھا سب اپنے اپنے گھروں میں گھس گئے اس سے ثابت ہو گیا کہ نثری نظم کا ہنگامہ قمر جمیل کے دم سے تھا جسے دیکھو کہ رہا تھا کہ میں نثری نظم کا بانی ہوں۔ میں نے دعا کی یا اللہ مجھے اس عذاب سے نجات دے میں نثری نظم نہیں لکھوں گا میں نے اپنے قریبی دوستوں سے کہا کہ آج کے بعد تم نثری نظم "کا نام نہیں سنو گے۔ چنانچہ یہ کھیل ہی ختم ہو گیا اب کس کو دلچپی ہے جو نثری نظم لکھے تھوڑی بہت دلچپی احمد ہمیش کو تھی۔ لیکن ان میں شاعری کی اتنی صلاحیت نہیں ہے۔"٦

آگے کہتے ہیں

مبارک احمد میں نثری نظم کی صلاحیت تو ہے لیکن شاعری کے صلاحیت بہت کم ہے میں جانتا تھا کہ یہ چراغ بجھ جائے گا چراغ میں تھوڑا سا تیل بھی چاہیے۔ شاعرانہ فضا بھی چاہیے وہ ان کے اندر نہیں ہے لیکن میری روح میں موجود ہے یہ مبالغہ نہیں حقیقت ہے کہ اگر آج میں نثری نظم لکھنا شروع کر دوں تو ہندوستان اور پاکستان میں دوبارہ نثری نظم کا چیچہ ہو جائے گا یہ بات میں بڑی سچائی سے کہہ رہا ہوں اس کا مجھے کامل یقین ہے لیکن میں سوچتا ہوں کہ پھر بانی پیدا ہو جائیں گے۔ پھر مینڈک ٹرانے لگیں گے ۔ "۷

قمر جمیل کے اس طویل اقتباس کو پیش کرنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ کیا نثری نظم کی تحریک واقعی ختم ہو گئی۔ یا پھر شاعر کی اس بات میں خود نمائی کا عنصر ہے۔ اس دور پر اگرناقدانہ نظر ڈالی جائے تو یہ حقیقت ہے کہ قمر جمیل نے جب نثری نظم لکھنا چھوڑی تو نثری نظم کی تحریک بہت

متاثر ہوئی یہ میں تو نہیں کہہ سکتی کہ نثری نظم لکھنے والوں نے بالکل ہی اس کا سلسلہ ختم کر دیا۔ مگر اس میں وہ زورشور باقی نہیں رہا۔ کیا یہ بات اس کی غمازی نہیں کرتی کہ یہ کوئی تحریک تھی ہی نہیں نثری نظم کے غبارے سے ہوا نکل گئی۔ یہ وہ تحریک تھی جس کو ایکسپوز کیا گیا تھا۔ اس میں کوئی چینی اور جمالیاتی اپیل تھی ہی نہیں اور نہ ہی اس کے کوئی امکانات تھے۔ یہ کتنی ہی ارفع شکل اختیار کیوں نہ کر لیتی یہ بلند پایہ شاعری نہیں ہو سکتی تھی۔ اس سے کسی قسم کی دینی اور جذباتی تسکین نہ تھی نہ ہے۔ میں نے اپنے پورے مقالے میں جہاں نثری نظم کی خوبیوں اور خامیوں کا تذکرہ کیا اور نثری نظم کے حوالے سے جتنی بھی آراء پیش کیں اس کا مقصد یہی تھا۔ کہ نثری نظم لکھنے والے اپنے فن اور شاعری کا خود تجزیہ کریں کہ وہ کیا لکھ رہے ہیں۔ لیکن میرے مقالے کے اختتام سے قبل ہی قمر جمیل نے خود ہی اس مسئلے کا حل پیش کر دیا۔ میں پہلے بھی کہتی تھی کہ نثری نظم بطور صنف قائم نہیں ہوتی ہے اور اب بھی یہی کہتی ہوں کہ نثری نظم کے بطور صنف قائم ہونے کے امکانات نہیں ہیں۔

## حوالہ جات


۱۔ مبارک احمد ملاقات انور سن رائے مری نظم اور آزاد غزل نمبر ماہ ۱۹۸۳ء ص ۳۲۳

۲۔ مبارک احمد ملاقات انور سن رائے نثری اعظم اور آنداد غتزال تمیز شاعر ۱۹۸۳ء ص ۳۳۳-۳۲۴

۳۔ عبید اللہ سلیم شعری اور نثری تخلیق احمد ہمیش سہ ماہی" تشکیل جنوری ۳ ء جون۱۹۹۳ ء،ص۸۱۔۸۳

۴۔ مخد دم منور نثری نظم کی تحریک "ادبی معیار پہلی کیشتر کراچی ۱۹۷۹ء صور ۸۷

۵۔ جنگ ویک میگیرین جولائی ، اترو بوتر جمیل اطلاقات اخترسعیدی " میں نے نثری نظم کا کھیل ہی ختم کر دیا "

۶۔ جنگ ڈویک میگزین جولائی ۲۰۰۰ ء انٹرویو قمر جمیل ملاقات اختر سعیدی "میں نے نثری نظم کا کھیل ہی ختم کر دیا "

۷۔ جنگ نہ دیک میگزین جولائی ۲۰۰۰ انتروتج قمر جمیل تلاقات اختر س عیدی "میں نے نثری نظم کا کھیل ہی ختم کر دیا "